اقتباسات

اونچے طبقے کی تطہیر کی ضرورت

ہم بصد ادب و احترام آج کی صحبت میں اسی اہم کڑی سے متعلق قدرے تفصیل کے ساتھ کچھ گزارشیں کرنیکی جسارتیں کرتے ہیں۔ —— کیونکہ ہمارے نزدیک "اکل و شرب" کے نام پر دی جانے والی ان دعوتوں میں شریک ہونے والا ہر فرد (دونوں طرف سے مہمان بھی میزبان بھی) دراصل اپنے ملک کی وضعداریوں، اخلاق، گفتگو، ربط و ضبط کے سلیقہ اور نشست و برخواست کے معاملات میں اپنے ملک کا نمائندہ اور سفیر ہوتا ہے —— لیکن یہ بات از حد فکر و تردد کی متقاضی ہے کہ —— اسلامی نظریات کے فروغ و استحکام کیلئے قائم کردہ اس مملکت پاکستان میں بیرونی شاہی، سرکاری اور اعلیٰ مہمانوں کے اعزاز میں منعقد اور برپا ہونیوالی انہی مجالس میں (شریک ہونے والوں کے نام) دعوت نامے جاری کرتے وقت ہمیشہ ضرورت سے زیادہ بے نیازی (بلکہ بے پروائی سے) کام لیا جاتا ہے۔ اور اکثر و بیشتر ایسے حضرات اور بیگمات کو بلوا لیا جاتا ہے۔

جو اسلام اور پاکستان کی "ابجد" سے بھی آگاہ نہیں ہوتے!

جن کے قلوب، ضمیر اور ذہن پاکستانیت اور احساسِ وطنیت سے یکسر عاری ہوتے ہیں۔

جن کے انداز و اطوار پاکستان کی بجائے کسی الحطاط پذیر یورپین ملک کی نمائندگی کر رہے ہوتے ہیں —— اور جن کے لباس، وضع قطع اور تراش خراش (ان قوموں کے مشابہ ہی نہیں بلکہ) ان سے بھی ذرا آگے ہی ہوتے ہیں جن سے احتیاط کی تلقین سے سارا قرآن بھرا پڑا ہے!

ان دعوتوں میں کئی ایسی خواتین ہوتی ہیں جنھیں زیادہ سے زیادہ شراب پینے اور اپنے جسم کی زینتوں کی نمائش کرنیکے سوا کسی اور کام میں مہارت حاصل نہیں ہوتی۔ جن کی آنکھیں وفورِ نشہ سے تنی ہوئیں! اور جن کے سینے مرغانِ آبی کی طرح ابھرے ہوئے اور ہونٹ کم سوادیت کا اشتہار بن بن کر ہر وقت "دعوتی انداز" میں پھڑکتے رہتے ہیں اور جو —— جب ایک دفعہ کسی بیرونی مہمان کے ساتھ بیٹھ کر کھڑے ہو کر تصویر کھنچوا اور پھر چھپوا لیتی ہیں۔ تو اُن کی نگاہوں سے وطن کی بڑی سے بڑی وجاہت کا مقام و مرتبہ گر جاتا ہے۔

اور یہ مثال تو بڑی ہی کرب انگیز ہے کہ گزشتہ چند ہفتوں (یوتھ فیسٹول سے لیکر شاہی مہمانوں کے وداع تک) کی مسکراتی، گاتی اور ناچتی تقریبوں میں بعض ایسی (نام نہاد) خواتین بھی شامل ہوتی رہیں جن کے لباس، نشہ بازی اور ناشائستہ حرکات پر تو بعض اوقات ارباب طرب کی کوریں بھی دب دب گئیں —— اور ہمارا ذہن ہمہ وقت صرف اسی تلخ احساس سے کڑھتا رہا کہ جب (اپنے اپنے ملک میں پہنچ کر) ان معزز مہمانوں سے کوئی پاکستان سے متعلق دریافت کریگا تو یہ بھلا اُس رائے سے کوئی مختلف رائے کس طرح دے سکینگے جس کا ایک لفظ بھی اسلامی تعلیم، ثقافت اور معاشرت کے مطابق نہیں ہوگا۔

لہٰذا ہم دردِ دل سے صدرِ محترم کی خدمت میں التجا کرتے ہیں کہ —— سب سے پہلے اس غیر اسلامی و غیر اخلاقی مجلس آرائی کا محاسبہ کیا جائے، اور اوّل تو خواتین کے اس غلط ربط و ضبط پر مستقلاً پہرہ بٹھا دیا جائے۔ اور اگر کسی مہمان خاتون کی دلداری کیلئے ازرہِ مہمان نوازی